مضاربت اور مضاربہ کمپنیوں کا شرعی جائزہ

تحریر: ڈاکٹر حافظ عبدالرحیم، استاذ شعبہ عربی۔ جامعہ زکریا، ملتان

عرب معاشرے میں مضاربت کا کاروبار زمانہ قبل اسلام سے رائج تھا۔ یہ قراض اور مضاربت کے ناموں سے پہچانا جاتا تھا۔ قریش میں بیشتر لوگ تجارت پیشہ تھے۔ اس کے علاوہ ان کا کوئی ذریعہ معاش نہیں تھا۔ ان میں بہت زیادہ بوڑھے بھی تھے جو کہ سفر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے، عورتیں اور چھوٹے نابالغ بچے بھی تھے، یتیم، کثیر الشاغل اور مریض لوگ بھی تھے۔ وہ اپنا مال مضاربت پر ان لوگوں کو دیا کرتے تھے جو منافع میں ایک مقرر حصے پر تجارت کرتے تھے۔ رسول کریم ﷺ نے اسلام آنے کے بعد بھی اس عمل کو جاری رکھا اور مسلمانوں نے اس پر عمل کیا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ حضرت خدیجہؓ کے تجارتی کاروبار کو مضاربت کی بنیاد پر سرانجام دیتے تھے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ، حضرت خدیجہؓ کا مال قراض (مضاربت) کی صورت میں لے کر بیرون ملک تشریف لے گئے تھے۔ پھر عام صحابہ بھی لوگوں سے روپیہ لے کر یا دوسروں کو روپیہ دے کر خود فائدہ حاصل کرتے اور دوسروں کو فائدہ پہنچاتے تھے۔

معاملہ مضاربت کو مشروع قرار دینے کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ بعض لوگ مالدار اور غنی تو ضرور ہوتے ہیں لیکن وہ مال کے ساتھ کاروبار کرنے کے اہل نہیں ہوتے۔ کاروباری معاملات میں نابلد ہوتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں بعض لوگ کاروبار میں اعلیٰ مہارت تو رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس کاروبار کرنے کے لئے سرمایہ نہیں ہوتا۔ اس بناء پر مضاربت کے جواز کی ضرورت پیش آئی تاکہ لوگ ان حالات میں نقصان اور گھاٹے میں مبتلا نہ ہو جائیں اور کند ذہن مالدار اور عقلمند تنگ دست کی فلاح و بہبود ایک بہتر طریقہ سے برقرار رہ سکے۔

بنیادی طور پر مضاربہ میں دو پارٹیوں کے درمیان شراکت ہوتی ہے، ایک طرف مضارب (کام کرنے والا) اور دوسری طرف رب المال (سرمایہ لگانے والا) ہوتا ہے۔ معاملہ مضاربت میں رب المال کا سرمایہ استعمال ہوتا ہے اور مضاربت کی محنت۔ کاروبار میں منافع حاصل ہونے کے صورت میں اسے حصہ داروں کے درمیان طے شدہ نسبت کے مطابق تقسیم کر دیا جاتا ہے جبکہ نقصان کی صورت میں اس نقصان کو صرف رب المال ہی برداشت کرتا ہے۔

مضاربت کا شرعی ثبوت۔

(۱) مضاربت قرآن و حدیث کی روشنی میں :

مضاربت کا قرآن کریم سے ثبوت

فقہائے اسلام (۱) مندرجہ ذیل قرآنی آیات سے مضاربت کا حکم ثابت کرنے پر متفق ہیں :

۱۔ 'وآخرون یضربون فی الارض یبتغون من فضل اللہ' (۲)۔

اور دوسرے زمین میں چل پھر کر (تجارتی سفر کرکے) اللہ کے فضل سے روزی تلاش کرتے ہیں اور مضارب اللہ کے فضل سے روزی تلاش کرنے کے لئے زمین میں چلتا پھرتا ہے۔

۲۔ 'فاذاقضیتم الصلاۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل الله' (۳)

پس جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالی کے فضل (رزق) کو تلاش کرو۔

۳۔ لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم' (٤)۔

کچھ گناہ نہیں تم پر کہ تلاش کرو فضل اپنے رب کا۔

مضاربت میں رزق اور منافع کی تلاش ہوتی ہے۔

مضاربت کا حدیث نبوی سے ثبوت

۱۔ روی عن انه قال : قال رسو ل الله ﷺ :---- ولابیع حاضر لباد ۔ دعوالناس یرزق الله بعضهم من بعض' (٥)

شہری آدمی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ دیہات سے آنے والے آدمی کے سامان کو فروخت کردے۔ لوگوں کو اپنے حال پر چھوڑ دو اللہ تعالی ایک کو دوسرے سے رزق دلاتا ہے۔

مضاربت میں بھی ایک دوسرے کے لئے رزق موجود ہے۔

۲۔ آنحضرت ﷺ سے حضرت خدیجہؓ نے قراض پر کام لیا۔ چنانچہ مؤرخ طبری ابن اسحاق سے روایت کرتے ہیں :

'حضرت خدیجہؓ بنت خویلد بن اسد عبد العزیٰ نہایت مالدار تاجر لی تھیں۔ دوسرے لوگ ان کے مال کی تجارت کرتے تھے اور منافع میں سے وہ کچھ ان کو دیا کرتی تھیں۔ قریش تاجر قوم تھی۔ چنانچہ جب حضرت خدیجہؓ نے رسول اللہ ﷺ کو بلایا اور درخواست کی کہ آپ میرا تجارتی مال لے کر شام جائیں۔ میں اب تک دوسرے تاجروں کو منافع میں سے جس قدر دیتی تھی اس سے زیادہ آپ کو دوں گی اور اپنے غلام کو ساتھ کر دوں گی۔ آپ نے یہ تجویز منظور فرمالی اور آپ ان کا مال لیکر روانہ ہوئے۔ (٦)

(ب) بعثت نبوی کے وقت مضاربت کا طریقہ کار۔

بعث النبی ﷺ والناس یباشرونه فقرر هم علیه و تعاملت به الصحابة

کعمر و عثمان و ابی موسی الاشعری وغیر هم'(۷)۔

نبی کریم ﷺ کی بعثت کے وقت لوگ اس مضارمت کا کاروبار کرتے تھے تو حضور ﷺ نے اس کو برقرار رکھا اور صحابہ کرام نے بھی اس پر عمل کیا۔ جیسے حضرت عمر' عثمان غنی اور ابو موسی اشعریؓ وغیرہ۔

صحابہ کرام کا عمل دوسری روایت سے بھی ثابت ہے۔

' روی ان الصحابه تعاملو ابها '۔(۸)

روایت کی گئی ہے کہ صحابہ کرامؓ مضاربت کا کاروبار کرتے تھے۔

حضور (ﷺ) کا مشترک کاروبار میں مثالی طرز عمل

عن السائب بن ابی السائبؓ انه قال النبی ﷺ کنت شریکی فی الجاهلیه فکنت خیر شریك ' کنت لاتدارینی ولا تمارینی (۹)۔

حضرت سائبؓ بن ابی سائبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ زمانہ جاہلیت میں میرے ساتھ شریک ہو کر کاروبار کیا کرتے تھے۔ آپ بہتر ساتھی ثابت ہوئے۔ آپ نہ تو ترش رو ہوتے اور نہ جھگڑا کیا کرتے تھے۔

حضور (ﷺ) کے مشترک کاروبار کی عینی شاهد

' ان السائب المخزومی کان شریک النبی ﷺ قبل البعثة فجاء یوم الفتح فقال مرحبا باخی و شریکی لاتداری ولا تماری(۱۰)۔

سائب مخزومی بعثت سے قبل نبی کریم ﷺ کے ساتھ شریک ہو کر کاروبار کیا کرتے تھے۔ وہ (سائب) فتح مکہ کے دن حاضر خدمت ہوئے عرض کیا میرے بھائی اور میرے ساتھ آپ ﷺ کا آنا مبارک ہو آپ نہ تو ترش ہوتے اور نہ ھی جھگڑا کیا کرتے تھے۔

مضارمت پر اجماع

۱۔ روی عن جماعته من الصحابه انهم دفعوا مال الیتیم مضاربته(۱۱)۔

صحابہ کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ انہوں نے یتیم کے مال کو مضارمت پر دیا۔

۲۔ روی ان عبدالله و عبیدالله ابن عمر بن خطابؓ خرجا فی جیش العراق فلما ق ـلا مرا علی عامل لعمر: وهو ابی موسی الاشعری ' فرحب بهما وسهل ' وقال: لواقدر لکما علی امر انفعکما به لفعلت' المئومنین ' فاسلفکما ' تتباعان به متاعا من متاع العراق 'ثم تبیعانه فی البمدینته ' وتوفران راس المال الی امیر المئومنین ' ویکون لکما ربحه 'فقالا : وردنا'ففعل ' فکتب الی عمر ان یاخذ منهما

المال فلما قدما و باعا وربحا فقال عمر : اكل الجيش قد اسلف كما اسلفكما ؟ فقالا : لا ' فقال عمر : ابنا المئومنين ' فاسلفكما ادیا المال وربحه 'فاما عبدالله فسکت 'واما عبیدالله فقال: یا امیر المئو منین ' لوھلک المال ضمناه ـ فقال: ادیاہ ' فسکت عبدالله وراجعه عبیدالله فقال رجل من جلساء عمر : یا امیرالمئومنین 'لوجعلته قراضا ای عملت بحکم المضاربۃ ہ :وھو ان یجعل لھما النصف ـ ولبیت المال النصف) فرضی عمر واخذ راس المال و نصف ربحه 'واخذ عبدالله و عبیدالله نصف ربح المال ـ(۱۲)ـ

حضرت زید اپنے والد حضرت اسلمؓ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے دو بیٹے عبداللہ اور عبیداللہ عراق کی جانب ایک لشکر میں نکلے۔ جب واپس ہوئے تو حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے پاس گئے تو انہوں نے ان کی خوب آؤ بھگت کی (ان دونوں وہ بصرہ کے گورنر تھے) تو انہوں نے فرمایا: اگر میں تمہیں کسی معاملہ میں فائدہ پہنچانا چاہتا تو ضرور پہنچاتا پھر فرمایا: ھاں (مجھے یاد آیا) میرے پاس اللہ کے مال میں سے کچھ مال ہے ' جسے میں امیر المئو منین کے پاس بھجنا چاہتا ہوں۔ میں اسے تم دونوں کو دے رھا ہوں تو دونوں اس سے عراق کے مال میں کچھ سامان اور چیزیں خدید لینا' تو انہیں مدینہ منورہ میں جا کر بیچ دینا اور پھر اصل مال (راس المال) امیر المئومنین کو دے دینا اور منافع تمھارا ہو جائے گا ان دونوں نے کہا کہ ھمیں منظور ہے۔ پھر انہوں نے ایسا ہی کیا اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے حضرت عمرؓ کو لکھ دیا کہ وہ ان دونوں سے مال وصول کر لیں۔ جب وہ دونوں مدینہ منورہ آئے تو انہوں نے سامان فروخت کر دیا اور منافع اپنے پاس رکھ لیا۔ جب یہ خبر حضرت عمرؓ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا: کیا تمام لشکر کو تمھاری طرح مال دیا گیا تھا تو انہوں نے جواب دیا نہیں یا امیر المئومنین ۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تم امیر المئومنین کے بیٹے تھے اس لیے تمہیں مال دیا گیا۔ سارا مال اور اس کا منافع فوراً ادا کر دو۔ اس پر عبداللہ نے تو مال دے دیا۔ لیکن عبیداللہ نے عرض کیا امیر المئو منین ایسا کرنا آپ کے لئے مناسب نہیں ہے۔ اگر مال ہلاک ہو جاتا یا اس میں کوئی نقصان پڑ جاتا تو ھم اس کے ضامن تھے (اس صورت میں مال کی ضمانت ھماری تھی) آپ نے فرمایا (نہیں 'نہیں) ادا کر دو۔ عبداللہ تو خاموش ہو گئے لیکن عبیداللہ اپنی بات کو بار بار دھراتے رھے۔ حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے ہوئے میں سے ایک نے عرض کیا۔ امیر المئومنین ! آپ اسے مضاربت اور قراض کی صورت کیوں نہیں دے لیتے تو آپ نے فرمایا میں نے اس کو قراض اور مضاربت کی شکل دے دی۔ پھر حضرت عمرؓ نے راس المال اور آدھا منافع لے لیا اور مال کے نفع میں سے آدھا منافع عبداللہ اور عبیداللہ نے لے لیا۔

صحابہ کرامؓ کا عمل

حضرت عمرؓ کا عمل

عن عمرؓ انه کان اعطی مال یتیم مضاربة (۱۳)۔

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ وہ یتیم کے مال کو مضارمت پر دیا کرتے تھے۔

دوسری روایت میں ہے :

عن عبدالله بن عمر حمید عن ابیه ان عمر بن خطاب دفع الیه مال یتیم مضاربة ۔(١٤)

عبداللہ بن حمید اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطابؓ نے انہیں یتیم کا مال مضاربت پر دیا۔

حضرت ابن مسعودؓ کا عمل :

عن ابن مسعود روی انه اعطی زید ابن خلیده مالا مضاربة۔(۱۵)

روایت کی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے زید بن خلیدہ کو مال مضارمت پر دیا۔

حضرت عثمانؓ کا عمل :

عن علاء بن عبدالرحمن عن ابیه انه قال جئت عثمان بن عقان فقلت له قدمت سلعة فهل لک ان تعطینی مال خاشتری بدلک فقال: اترک فاعلا؟ قال نعم ولکن رجل مکاتب فاشتر یها علی ان الربح بینی و بنیک ۔ قال نعم فاعطانی مالا علی ذلک ۔(١٦)

حضرت علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب ب اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمانؓ کے پاس آیا تو میں نے عرض کیا کہ میں (جبل سلعہ) سے آیا ہوں ۔ کیا آپ مجھے کچھ مال دیں گے کہ میں اس سے خرید و فروخت کروں تو آپ نے فرمایا کہ کیا تو اپنے آپ کو اس کا اھل سمجھتا ہے تو اس نے کہا ھاں۔ اور لیکن میں ایک ایسا آدمی ہوں جو مکاتب ہے تو اس مال سے جو کچھ بھی خریدوں گا وہ کہتے ہیں کہ انہوں (حضرت عثمانؓ) نے مجھے اس شرط پر مال دے دیا۔

اسی طرح کی ایک اور روایت امام مالک نے موطا میں حضرت علاء بن عبدالرحمٰن سے نقل کی ہے۔

عن العلاء بن عبدالرحمن عن ابیه عن جده: ان عثمان بن عفان اعطاه مالا قراضا یعمل فیه علی ان الربح بینهما ۔(١٧)

حضرت عثمانؓ نے یعقوب کو مضاربت پر مال دیا کہ وہ محنت کریں اور منافع دونوں میں آدھا تقسیم ہو جائے۔

حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کا مضاربت پر عمل

روی ابوالبحاود عن حبیب بن یسار عن ابن عباسؓ قال:کان ا لعباس بن عبدالمطلب ادا دفع مالا مضاربة اشترطا علی صاحبه ان لا یسلک بحرا'ولا ینزل به وادیا 'ولا یشتری به ذات کبد رطبة فان فعل فهو ضامن فرفع شرطه الی رسول الله ﷺ فاجازه ـ(۱۸)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب جب مضاربت پر مال دیا کرتے تھے (تو اس پر شرط لگادیتے تھے) تو اس شخص کو پابند کردیتے تھے کہ وہ اس کو لے کر سمندر میں سفر نہیں کرے گا اور کسی وادی میں لے کر نہیں جائے گا (تاکہ سیلاب یا نمی سے خراب نہ ہوجائے) اور نہ ہی اس سے کوئی مویشی وغیرہ خریدے گا۔ اگر وہ ایسا کرئے گا تو اس کا ضامن ہوگا۔ ان کی شرط رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کی گئی تو آپ ﷺ نے اسے جائز قرار دیدیا۔

مشترکہ کاروبار کی برکت وفضیلت۔

مضاربت باعث برکت ہے:

' روی عن صہیبؓ ' ان النبی ﷺ ـ قال ' ثلاث فیهن البرکة: البیع الی اجل و المضاربة ' وخلط البر بالشعیر للبیت لا للبیع '(۱۹)

حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ہیں جن میں برکت ہے۔ مقررہ مدت کے لئے ادھار مال فروخت کرنا' مضاربت (ایک کا پیسہ اور دوسرے کا کاروبار) اور گھر کے لئے گندم اور جو ملانا خریدو فروخت کے لئے ایسا نہ کرنا۔ یعنی گھر میں کھانے کے لئے گندم اور جو کو ملا دینا' خریدو فروخت کے لئے گندم اور جو نہ ملانا۔

عن ابی هریرهؓ رفعه قال: انه الله یقول : اناثالث الشریکین مالم یخن احدهما صاحبه فاذا خانه فخرحت من بینهما '۔(۲۰)

وقال الاما م الشوکانی : المراد ان الله جل جلاله یضع البرکة للشریکین فی مالهما مع عدم الخیانه و یمدهما با لر عایة والمعونة ویتولی الحفظ لما لهما ۔(۲۱)

حضرت ابوہریرةؓ سے مرفوعا روایت ہے کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ میں دو شریک ساتھیوں کا تیسرا ساتھی ہوتا ہوں جب تک کہ ایک ان میں سے دوسرے کے ساتھ خیانت نہیں کرتا ہے۔ جب ان میں سے ایک دوسرے کے ساتھ خیانت کرتا ہے تو میں ان کے درمیان میں سے نکل جاتا ہوں۔

شوکانی فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ رب العزت شریکین کے مال میں سے اس وقت تک برکت دیتا ہے اوران کے مال کی حفاظت کی ذمہ داری قبول کرتا ہے اوران کی امداد ورعایت جاری رکھتا ہے جب تک وہ دونوں خیانت نہ کریں۔جب دونوں میں سے کوئی بھی خیانت کرتا ہے تو ان میں سے برکت اٹھالیتا ہے۔

عن حکیم بن حزام ان رسول اللہ ﷺ ' بعث معه بدینار لیشری له اضحیة فاشتر اها بدینار و باعها بدینار فرجع فاشتری اضحیة بدینار وجاء بدینار الی النبی ﷺ - فصدق به النبی ﷺ - ودعا له ان یبارک له فی تجارته -(۲۲)

حضرت حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے ایک دینار دے کر قربانی کا جانور خریدنے کے لئے بھیجا تو انہوں نے ایک دینار سے قربانی کا جانور لیا اور ایک حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضور ﷺ نے دینار کا صدقہ کر دیا اور ان کے لئے دعا فرمائی کہ ان کی تجارت میں برکت ہو۔

(ھ) مضاربت کی حکمت و مصلحت

مضاربت کا معاملہ عہد جاہلیت میں ایک معروف معاملہ تھا۔اسلام نے بھی اسے عمومی مفاد کے پیش نظر جاری رکھا۔اسلام کے تمام تشریعی امور میں مصلحت و مفاد کو خصوصی اھمیت حاصل ہے ۔ معاملہ مضاربت میں عوام الناس کے مفاد و منفعت کا پہلو غالب ہے ۔ چنانچہ معاملہ مضاربت ایک عام شرعی اصول کے تحت آجاتا ہے کہ جس کام میں بہتری ہو اس کی حوصلہ افزائی کی جائے اور اس معاملہ کی وہی حیثیت ہو گی جو اس سے حاصل شدہ فائدہ کی ہے۔ مضاربت کے کام میں جس قدر عظیم فائدہ ہو گا شرعی نقطہ سے اس قدر اس کو اھمیت حاصل ہو گی۔اسلئے بعض حضرات نے اسے سنت قرار دیا ہے۔ سنت قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ اسکی حیثیت فعل مسنون کی سی ہے۔ یہ ایک اختیاری کام ہونے کی وجہ سے امر جائز ہے۔ تاہم جو لوگ اسے سنت قرار دیتے ہیں اسکا مطلب یہ ہے کہ اس میں مال سے استفادہ اور غریب آدمی کا فائدہ پیش نظر ہے۔ بلکہ اگر ضرورت اس کی متقاضی ہو تو یہ عمل لازمی ہو جاتا ہے۔ اسؐ سے بے روزگاری کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ اور تجارت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ اور عوام میں اس کو پھیلایا جا سکتا ہے جبکہ اگر کسی کے پاس مال ہے اور وہ اس مال سے خود کاروبار نہیں کر سکتا۔

دوسری طرف ایک شخص ہے جس کے پاس مال نہیں ہے لیکن مال سے منافع کمانے کی صلاحیت رکھتا ہے ۔ اس معاملہ میں مالک مال اپنے مال سے مستفید ہو گا اور بیروزگار محتاج آدمی (مضارب) اپنی محنت اور کوشش سے مستفید ہو گا۔ اس طرح اس میں دونوں کا فائدہ ہو گا۔ ان کے

علاوہ دوسرے لوگوں کو بھی نقدی اور سامان تجارت کے پھیلاؤ سے فائدہ پہنچے گا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ شارع علیہ السلام کے پیش نظر یہ ہے کہ جس امر میں بھی بہتری ہو اس کی ترغیب دی جائے اور برائی کا جو موقع بھی ہو اس سے گریز کیا جائے۔

مضاربت کا مفہوم

لغوی مفہوم :

مضاربت یا قراض ایک قسم کی تجارتی شرکت ہے۔ جس میں ایک شخص کا سرمایہ اور دوسرے کی محنت ہوتی ہے اور نفع میں دونوں شریک ہوتے ہیں۔

اھل عراق اس کو مضاربت کہتے ہیں اس لئے کہ مضارب یعنی کام کرنے والا نفع حاصل کرنے کے لئے زیادہ وقت زمین پر چلتا پھرتا ہے اور اھل حجاز اس عقد (معاملہ) کو مقارضہ اور قراض کہتے ہیں اس لئے کہ قرض کے معنی کاٹنے کے ہیں اور مال والا کچھ اپنا مال کاٹ کر مضارب کو دیتا ہے (۲۳)۔

مضاربت کا لفظ ضرب سے نکلا ہے۔ ضرب کا معنی مارنا ہے۔ اگر یہ ضرب صلہ کے ساتھ آئے تو اس کا معنی چلنا پھرنا ہے۔ اس کا معنی رزق کے لئے زمین میں چلنا پھرنا اور دوڑ دھوپ کرنا ہے۔ چونکہ اس میں ایک آدمی پیسہ دیتا ہے اور دوسرا آدمی پنی محنت اور دوڑ دھوپ سے مزید پیسہ پیدا کرنے اور فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لئے اس معاملہ کو مضاربت کہتے ہیں۔ (۲۴)

قرآن کریم کا ارشاد ہے :

'یضربون فی الارض یبتغون من فضل الله '۔(۲۵)

زمین میں چل پھر کر (تجارتی سفر کر کے) اللہ کے فضل سے روزی تلاش کرتے ہیں۔

امام شوکانی نے مضاربت کی تشریح اس طرح کی ہے :

المضاربۃھی ماخوذۃ من الضرب فی الارض وھو السفر والمشی والعمل ' لان العامليخ تختص بالضرب فی الارض'۔(٢٦)

مضاربت یہ زمین میں سفر سے ماخوذ ہے اور یہ سفر بھاگ دوڑ اور کام ہے اس لئے کام کرنے والا زمین میں بھاگ دوڑ اور سفر کرتا ہے۔

اصطلاحی مفہوم۔

صاحب ھدایہ نے مضاربت کی تعریف اس طرح کی ہے :

المضاربة عقدینفع علی الشرکۃ بمال من احد الجابین۔۔۔۔(٢٧)

مضاربت نفع میں شراکت کا ایک معاملہ ہے جس میں ایک فریق کی طرف سے مال اور

دوسرے کی طرف سے محنت ہوتی ہے۔ یہ نفع ایک جانب سے مال ہونے اور دوسری جانب سے عمل ہونے پر حاصل ہوتا ہے اور نفع میں ایسی شرکت کے بغیر معاملہ درست نہیں ہوگا۔

فتاوی عالمگیریہ میں مضاربت کی تعریف یوں کی گئی ہے :

شرعاً ایک طرف سے مال اور دوسری طرف سے عمل کے ساتھ نفع میں شریک ہونے کے معاھدے کو مضاربت کہتے ہیں۔ اگر ایک طرف سے مال اور دوسری طرف سے عمل ہو لیکن نفع میں شریک نہ ہو بلکہ یہ شرط ہو کہ نفع تمام تر رب المال (سرمایہ دار) کا ہوگا تو یہ بضاعت ہوگی۔(۲۸) اور اگر یہ شرط ہو کہ سارا نفع مضاربت یعنی عامل کا ہوگا تو قرض ہے'

امام جزری نے مضارب کی تعریف اس طرح کی ہے :

فقہاء کے نزدیک مضاربت دو فریق کے درمیان اس امر پر مشتمل ایک معاھدہ ہے کہ ایک فریق دوسرے کو اپنے مال پر اختیار دے دے کہ وہ نفع میں ایک مقررہ حصہ مثلاً نصف یا تہائی وغیرہ کے عوض مخصوص شرائط کے ساتھ اس مال کو تجارت میں لگائے۔(۳۰)

مضاربت' مساقات اور مزارعت کا باھمی تعلق

امام حزری لکھتے ہیں :

'ومنا سبة المضاربة للمساقاة والمزارعة ظاهرة: لانک قد عرفت انهما عقدان بين اثنين من جانب احدهما الارض او الشجر' ومن جانب الآخر العمل 'ولكل منهما نصيب في الخارج من الثمر 'وكذلک مضاربة فانها عقد يتضمن ان يكون المال من جانب والعمل من جانب اخر 'ولكل من الجانبين نصيب في الربح' وتسمي المضاربة قراضاً عندالفقها ايضا۔(۳۱)

مضاربت کا مساقات اور مزارعت کے ساتھ ایک واضح تعلق ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ دونوں ایک ایسے معاھدے سے عبارت ہیں جن میں ایک فریق کی زمین یا درخت ہوتا ہے اور دوسرے فریق کی محنت ہوتی ہے اور پھل (نفع) جو حاصل ہوتا ہے اس میں دونوں حصہ دار ہوتے ہیں۔ اس طرح کی صورت مضاربت کی ہے کہ دو فریقوں میں ایک معاھدہ ہوتا ہے۔ ایک فریق کا مال ہوتا ہے اور دوسرا فریق تجارت (کاروبار) کرتا ہے پھر اس کا جو ثمر (منافع) ہوتا ہے، اس میں دو حصہ دار ہوتے ہیں۔ فقہاء اسکو قراض بھی کہتے ہیں۔

مضاربت کے ارکان :

رکن اس کو کہتے ہیں جس کے بیان کرنے پر معاھدہ کا ہونا موقوف ہوتا ہے۔

جمہور کے نزدیک مضاربت کے تین ارکان ہیں :

(۱) عاقدین (مالک و عامل)
(۲) معقود علیہ (سرمایہ کار، نفع)
(۳) صیغہ (ایجاب و قبول)

اور امام شافعی کے نزدیک مضاربت کے پانچ ارکان ہیں :
مال، کام، نفع، عاقدین اور صیغہ
عاقدین سے مراد مالک یعنی رب المال اور عامل یعنی مضارب ہے۔
ارکان مضاربت کی تفصیل یہ ہے :

۱۔ رب المال : (صاحب مال) رقم دینے والے کو رب المال کہتے ہیں۔
۲۔ مضارب (عامل) محنت کرنے والے کو عامل یا کارکن کہتے ہیں۔
۳۔ راس المال (سرمایہ) جو رقم کام کے لئے دی جاتی ہے اسے راس المال کہتے ہیں۔
۴۔ ایجاب و قبول۔ یعنی قول و اقرار کے الفاظ۔

اس سے معلوم ہوا کہ مضاربت معاہدہ سپردگی ہے لہذا اسکے لفظ یا زبان سے کہنا ضروری ہے یعنی یوں کہا جائے کہ اس مال سے مضاربت کا کاروبار کرو۔ اس کا معاوضہ نفع میں اپنا حصہ ہوگا اور کارکن کہے مجھے منظور ہے اور یہ اس لئے ضروری ہے کہ کسی کام کے سپرد کرنے کے لئے لفظ کا استعمال ضروری ہے۔ (۳۲)

مضاربت کی اقسام
مضاربت کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ مقید
۲۔ مطلق

۱۔ مقید : اس میں پیسہ دینے والا کسی جگہ کسی خاص مدت یا کسی خاص کاروبار کی قید لگا دیتا ہے یعنی وہ یہ کہدے :

(الف) کہ اس روپے سے کسی خاص شہر میں ہی کام کر سکتے ہو۔ دوسری جگہ نہیں۔
(ب) یا یہ کہدے کہ صرف ایک سال کے لئے مضاربت پر پیسہ دیا گیا ہے۔
(ج) یا یہ پیسہ صرف کپڑے کے کاروبار میں ہی لگایا جائے اور دوسرا کوئی کام نہ کیا جائے۔ (۳۴)

۲۔ مطلق : مطلق مضاربت وہ ہے جس میں ان میں سے کوئی قید نہ لگی ہو۔ بلکہ مضاربت یعنی کارکن اور محنت کرنے والے کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا ہو۔ (۳۵)

۱۹۸۰ء میں حکومت پاکستان نے ملکی معیشت کو بتدریج غیر اسلامی طریقوں سے پاک کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس پر عمل کا آغاز مالیات رسانی کے بعض اسلامی طریقہ کاروں یعنی نفع و نقصان میں شراکت (PLS) حصص کی خرید و فروخت لیزنگ ھائر پرچیز' مارک اپ اور مضاربہ وغیرہ کو متعارف کر کے کیا گیا۔

ان میں سے چند کو چھوڑ کر باقی طریقوں کی منظوری دیدی گئی۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ جدہ میں قائم اسلامک بینک کے بشمول دنیا کے تمام اسلامی بینک جہاں دنیا میں ان طریقوں کو مالیات رسانی کے وسائل کے طور پر استعمال کر رہے ہیں وہاں پاکستان کی بینکاری میں اس کے برعکس صرف مارک اپ کا نظام رائج ہے تاہم مذہبی سکالرز نے متفقہ طور پر صرف مضاربت کو ہی ایک صحیح اسلامی وسیلہ مالیات رسانی ایک صحیح اسلامی وسیلہ قرار دیا ہے۔

مضاربت سود کا اہم متبادل

اس وقت مضاربت کو سود کا ایک اہم متبادل تصور کیا جاتا ہے۔ ملک میں بینکوں' سرمایہ کاری اداروں اور تجارتی کمپنیوں کی سرمایہ کاری کو مضاربت کی بنیادوں پر استوار کیا جا رہا ہے۔

پاکستان کے مالیاتی اداروں میں مضاربہ کاروبار کا آغاز مضاربہ آرڈیننس ۱۹۸۰ء کے اجراء سے ہوا۔ اس آرڈی نینس میں مضاربہ سے متعلق رجسٹریشن' حصص کے اجراء (FLOATAI-TIONO) اور قوانین کی وضاحت کی گئی ہے۔ مضاربہ کمپنی کے آغاز سے لے کر اسٹاک ایکسچینج کے ذریعے حصص کی فروخت کی اجازت تک کے عمل کا تین بڑے مرحلوں میں احاطہ کیا جاسکتا ہے۔ جس کے لئے تقریباً ۶۔۱۲ مہینے درکار ہوتے ہیں۔ یہ مراحل درج ذیل ہیں :۔(۳۶)

۱۔ رجسٹریشن کی تصدیق : (CERFIFICATE OF REGISTRATION)

مضاربہ رجسٹرار کے پاس رجسٹریشن کرائے بغیر کوئی مضاربہ کمپنی کام کرنے کی مجاز نہیں ہوتی۔ مضاربہ رجسٹرار کی تعیناتی وفاقی حکومت کرتی ہے۔ رجسٹریشن میں درج ذیل امور کا خیال رکھا جاتا ہے :

الف : اگر مضاربہ کمپنی نے اپنے کاروبار کو صرف مضاربہ کے اجراء اور مینجمنٹ رکھنا ہو تو مجوزہ مضاربہ کمپنی کے پاس کم از کم ۲ء۵ ملین روپے اداشدہ سرمائے (PAID UP CAPTIAL) کے طور پر ہونے چاہئیں اور اگر اس نے دوسرے کاروبار بھی کرنے ہوں تو اس سرمایہ کی مقدار ۷ء۵ ملین روپے سے کم نہیں ہونی چاہئے۔

ب : کمپنی کے ڈائریکٹرز ایسے لوگ ہوں جن کی امانت و دیانت مسلم ہو اور جو اچھی کاروباری ساکھ

کے مالک ہوں۔

رجسٹرار آفس کی طرف سے مضاربہ کمپنی کی اھلیت کا تنقیدی جائزہ لینے اور مضاربہ کمپنی کو سپانسر کرنے والے حضرات کے کردار اور ان کی مالی حیثیت کی چھان بین کرنے میں ۲ سے ۴ ماہ کا عرصہ لگ جاتا ہے۔

۲۔ حصص کی فروخت کے لئے منظوری :-(AUTHORITATION OF FOLA-TAITION)

حصص کی فروخت کی اجازت کے لئے درخواست دیتے وقت کاروبار کی نوعیت منافع کی تقسیم کے طریق کار اور دیگر ضروری معلومات پر مشتمل پراسپکٹس کو بھی درخواست کے ہمراہ پیش کرنا ضروری ہوتا ہے۔ رجسٹرار کے مضاربہ آفس میں پراسپکٹس کے مسودہ کا بڑی احتیاط سے جائزہ لیا جاتا ہے اور اسے مذہبی بورڈ کے سامنے پیش کرنے سے پہلے اسکی مختلف شرائط کو پورا کیا جاتا ہے۔

۳۔ مذہبی بورڈ کی طرف سے توثیق : (CLEARANCE BY RELJGIOUS BOARD)

وفاقی حکومت کی طرف سے ایک مذہبی بورڈ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جو مضاربہ کاروبار کے پراسپکٹس کی منظوری دیتا ہے۔ مذہبی بورڈ تین ممبران پر مشتمل ہوتا ہے :

ان میں سے ایک ممبر بورڈ کا چیئرمین ہوتا ہے اور وہ ایسا شخص ہوتا ہے جو عدالت عالیہ کا جج بننے کا اھل ہو اور بورڈ کے باقی دو ممبران مذہبی عالم ہوتے ہیں۔ رجسٹرار آفس پراسپکٹس کی اچھی طرح چھان بین کرنے کے بعد اسے مذہبی بورڈ کے سامنے پیش کر دیتا ہے جو مضاربہ کاروبار کی شرعی حیثیت کا تعین کرتا ہے۔ رجسٹرار کو مذہبی بورڈ کی طرف سے متعلقہ توثیق حاصل کرنے کے لئے ۴۔۵ ماہ کا عرصہ لگ جاتا ہے۔ مضاربہ کاروبار شروع کرنے کی اجازت دینے کا انحصار اس مقصد کے لئے دی گئی ابتدائی درخواست میں فراہم کردہ معلومات رکوائف کے مکمل ہونے پر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مذہبی بورڈ کی طرف سے تجویز کردہ تبدیلیوں اور حذف واضافہ جات سے متعلق نقاط کو فائنل پراسپکٹس میں شامل کر لیا جاتا ہے۔ بعض اوقات بورڈ کی میٹنگ کئی مہینوں کے بعد ہوتی ہے جس کی وجہ سے تمام ضروری شرائط کو پورا کرنے میں زیادہ وقت لگ جاتا ہے۔ پراسپکٹس کی منظوری کے بعد اس کو پریس میں چھپوانا ضروری ہوتا ہے۔

انتظامیہ کا کردار(ROLE OF REGULATORY BODIES)

مضاربہ کے نام اور کاروبار پر ابتداء ہی سے انضباطی کنٹرول کیا جاتا ہے۔ چار مختلف ایجنسیاں مضاربہ کے امور کی نگرانی کرتی ہیں۔

۱۔ کارپوریٹ لاء اتھارٹی: (CORPORATE LAW AUTHORITY)

یہ ایجنسی (.C.L.A) مضاربہ کمپنی کے کاروبار کی محتاط چھان بین کرنے کے بعد رجسٹریشن کی اجازت دیتی ہے۔

۲۔ مذہبی بورڈ:

حصص کے اجراء کی اجازت مذہبی بورڈ کی طرف سے مجوزہ مضاربہ کاروبار کے پراسپکٹس کی منظوری کے بعد دی جاتی ہے۔

۳۔ سٹیٹ بینک:

مضاربہ کاروبار کی انتظامیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی سرگرمیوں کی رپورٹ باقاعدگی سے سٹیٹ بینک کو پیش کرتی رہے۔اس طرح سٹیٹ بینک مضاربہ کاروبار کے معاملات کا جائزہ لیتا رہتا ہے۔

۴۔ چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ:

حکومتی انتظامی مشینری کی طرف سے مضاربہ کاروبار کے وظائف کی نگرانی کے علاوہ مضاربہ آرڈی نینس ۱۹۸۰ء کی شرائط کے تحت قومی سطح پر شہرت رکھنے والے چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ بھی مضاربہ کمپنیوں کے حسابات کی جانچ پڑتال کرتے ہیں۔

سی ایل اے (C.L.A.) کی زیر نگرانی رجسٹرار مضاربہ اپنے طو پر اسے مضاربہ سرٹیفکیٹ ہولڈرز کی طرف سے درخواست دینے پر ، جن کے سرٹیفکیٹ کی مالیت مجموعی جمع شدہ رقم کے دس فیصد سے کسی طرح بھی کم نہیں ہونی چاہئے مضاربہ کمپنی کے معاملات کی تحقیق کر سکتا ہے اور آرڈی نینس کے ضوابط کی خلاف ورزی کی صورت میں رجسٹرار کو مضاربہ کمپنی کے خلاف انضباطی کاروائی کا اختیار ہوتا ہے۔

سرمایہ کی فراہمی کے لئے مضاربہ سرٹیفکیٹوں کا اجراء کیا جاتا ہے جو ایک مقررہ مقدار کی مالیت رکھتے ہیں اور لمیٹڈ کمپنی کے حصص کی طرح فروخت کئے جاتے ہیں۔ہر مضاربہ کمپنی جس مضاربہ کا اجراء کراتی ہے اس میں اس مضاربہ کے سرمائے کا کم از کم دس فیصد لگانا پڑتا ہے۔جب مضاربہ سرٹیفکیٹ فروخت ہو جائیں تو کاروبار کا آغاز کیا جاتا ہے۔مضاربہ کمپنی کے کاروبار پر رجسٹرار مضاربہ کی سخت نگرانی عمل میں لائی جاتی ہے۔سالانہ حسابات آڈیٹر کی رپورٹ 'مضاربہ سرگرمیوں کے جائزہ اور پراسپکٹس کی نقول ہر مضاربہ سرٹیفکیٹ ہولڈرز کو بھیجی جاتی ہیں۔مضاربہ کمپنی کو اجازت ہوتی ہے کہ وہ مضاربہ شروع کرنے کا معاوضہ وصول کرے جو مضاربہ کاروبار کے سالانہ منافع کے دس فیصد سے زائد نہ ہو۔مضاربہ کمپنی دیگر ذرائع سے سرمایہ حاصل نہیں کر سکتی اور نقصان کی صورت میں مضاربہ کمپنی پر

کوئی ذمہ داری عائد نہیں کی جا سکتی۔

خلاصہ یہ ہے کہ مضاربہ ایک فنڈ ہے جس سے مضاربہ کمپنی مختلف اسلامی طریقہ ہائے سرمایہ کاری کے ذریعہ کاروبار کرتی ہے۔اس فنڈ میں مضاربہ کمپنی کا دس فیصد اپنا سرمایہ ہوتا ہے۔اور باقی عوام کا مضاربہ کمپنی کل منافع پر دس فیصد اپنا حصہ لیتی ہے۔اس کے علاوہ سالانہ منافع کا دس فیصد مینجمنٹ فیس لیتی ہے۔

معاصر مضاربہ اور بینک

یہاں پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ معاصر مضاربہ کاروبار قدیم فقہی مضاربہ کے برعکس سہ فریقی بنیادوں پر قائم ہوتا ہے۔اس کاروبار کا پہلا فریق سرمایہ فراہم کرنے والے افراد ہوتے ہیں۔بینک کے تحت مضاربہ کی صورت میں وہ کھاتہ دار ہوتے ہیں جبکہ مضاربہ کمپنیوں میں وہ مضاربہ حصص کے حاملین ہوتے ہیں۔دوسرا فریق فرد بینک یا مضاربہ کمپنی ہے جو ان افراد کے لئے مضارب (کارکن) کا کردار ادا کرتی ہے۔وہ ان افراد سے حاصل شدہ سرمایہ کو کسی تیسرے کاروباری فریق (پارٹی) کو کاروبار کے لئے فراہم کرتی ہے۔بینک یا مضاربہ کمپنی اس کاروباری فریق کے حوالہ سے رب المال کی حیثیت رکھتے ہیں۔ان تینوں فریقوں کے درمیان الگ الگ مضاربہ معاہدے ہوتے ہیں۔پہلا معاہدہ کھاتہ دار (رب المال) اور بینک مضارب کمپنی (مضارب) کے درمیان عمل میں آتا ہے۔جبکہ دوسرا معاہدہ بینک (رب المال) اور کاروباری فریق (مضارب) کے درمیان طے پاتا ہے۔

معاصر مضاربت کے برعکس قدیم فقہی مضاربہ میں عام طور پر صرف دو فریق ہوتے ہیں۔ رب المال اور مضارب۔ نفع و نقصان کے تقسیم انہیں دو فریقوں کے درمیان ہوتی ہے اس دو فریقی مضاربت کی بنیاد کے بارے میں غالباً جمہور فقہاء کا یہ موقف ہے کہ مضارب سرمایہ کسی کو کاروبار پر دینے کے مجاز نہیں ہے۔کیونکہ اس صورت میں اس فریق (مضارب اول) کے استعمال نفع کا کوئی جواز نہیں بنتا۔ان فقہاء کے نزدیک مضاربت نفع یا تو سرمایہ کے مقابلہ میں ہوتا ہے یا محنت کے مقابلے میں۔جبکہ یہ فریق سرمایہ و محنت دونوں سے محروم (مبرا) ہے۔اس کے برعکس فقہاء احناف کا موقف یہ ہے کہ مضاربہ کاروبار میں استحقاق نفع کی بنیاد صرف سرمایہ و محنت ہی نہیں بلکہ ضمان (رسک) بھی ہے۔چونکہ یہ فریق خطرہ مول لے کر تیسری پارٹی کو سرمایہ دیتا ہے۔لہذا وہ نفع ظاہر ہونے کی صورت میں نفع کا مستحق قرار پاتا ہے۔احناف کا یہ نظریہ معاصر مضاربہ کاروبار کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔جہاں عام طور پر تین فریق کاروبار کرتے ہوئے ہیں نظر آتے ہیں۔لہذا موجودہ تجارتی طریق کار میں مضارب بینک / مضاربہ کمپنی ہوتے ہیں یا تیسرا کاروباری فریق کمپنی کے حصہ دار یا شرکاء وہ اپنے سرمایہ کی حد تک تو رب المال ہیں اور اپنی محنت کے حوالہ سے مضارب بھی ہیں۔

شرعی نقطہ نظر سے ایک ہی فرد اجیر اور مضارب نہیں ہو سکتا کہ اجیر کے طور پر وہ اپنی اجرت بھی لے اور منافع بھی لے۔ مضاربہ کا اصول ہی یہ ہے کہ مضارب نفع ہونے کی صورت میں تناسب کے ساتھ اس میں شریک ہوگا۔ اس کے لئے متعین رقم مخصوص کرنا مضاربت کو بالاتفاق فاسد کر دیتا ہے۔ اس معاہدے کی رو سے مضاربہ کمپنیوں میں ان ڈائریکٹروں کو جو کاروبار میں حصہ دار بھی ہوتے ہیں انہیں دی جانے والی تنخواہیں شرعی طور پر درست نہیں ہیں۔

تاہم مضاربہ کمپنیوں میں ملازمین کی تنخواہیں کاروبار کے مجموعی نفع میں سے کمپنی کے لئے مخصوص ۲۰ فیصد حصہ میں سے ادا کی جاتی ہیں اور باقی ۸۰ فیصد نفع حصہ داروں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ مقدم الذکر ۲۰ فیصد حصہ میں سے کمپنی کچھ منافع انتظامی اخراجات بشمول تنخواہوں کے لئے مخصوص کر دیتی ہے۔ یہ صورت حال شرعی نقطہ نظر سے کسی طور پر بھی معیوب نہیں ہے۔

مشہور ماہر اسلامی اقتصادیات ڈاکٹر مصطفیٰ طائل نے اپنی کتاب :البنوک الاسلامیۃ : صفحہ ۸۹ میں اس امر کی وضاحت ان الفاظ میں کی ہے۔ : مشارکہ و مضاربہ کاروبار میں حاصل ہونے والے نفع سے وہ اخراجات سب سے پہلے منہا کئے جاتے ہیں جو انتظامی امور اور مارکیٹنگ وغیرہ کے ضمن میں کمپنی برداشت کرتی ہے۔ ان اخراجات کو نکال کر جو نفع باقی بچتا ہے وہ شرکاء مضاربت کے درمیان طے شدہ شرح کے مطابق تقسیم کیا جاتا ہے۔

نفع سے نکالے جانے والے ریزور (RESERVES) بالعموم مضاربہ کمپنیوں میں نہیں پایا جاتا ایسا صرف بینکوں میں ہوتا ہے۔ تاہم اگر ملکی قوانین کی روسے اسے ریزوز (RESERVES) مخصوص کرنا ضروری ہو تو ان کی حیثیت سے ایک تبرع (DONATIONS) کی ہوگی اور ایسا کرنا شریعت کے منافی نہیں ہے۔

فقہاء کے نذدیک یہ جائز ہے کہ دو فریق باہمی رضامندی سے نفع کا کچھ حصہ کسی فلاحی کام کے لئے مخصوص کر دیں۔

قابل تقسیم نفع سے مراد وہ نفع ہے جو انتظامی اخراجات منہا کر کے باقی بچتا ہے۔ انتظامی اخراجات میں بلڈنگ کا کرایہ ملازمین کی تنخواہیں وغیرہ شامل ہوتی ہیں یہ نفع کمپنی کے ڈائریکٹرز اور حصہ داران کے درمیان پہلے سے طے شدہ معاہدہ کے مطابق تقسیم ہوتا ہے۔

مضاربہ کمپنی کے اغراض و مقاصد

۱۔ مضاربہ کمپنی کا مقصد مضاربہ فنڈ اور اس سے ملتے جلتے دیگر فنڈز کو شریعت کے اصولوں کے مطابق اور سود کے عنصر سے پاک تجارتی کاروبار میں استعمال کرنا ہے۔

۲۔ کمپنی کا دوسرا مقصد مذکورہ بالا میدان کار میں رہتے ہوئے صنعت و تجارت کی ترقی اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کی کوشش کرنا ہے۔

۳۔ مضاربہ کے اجراء کا مقصد زیادہ سے زیادہ آمدنی حاصل کر کے اس کا منافع سرٹیفیکیٹ ہولڈرز میں تقسیم کرنا ہے۔

۴۔ صنعتی اور دیگر میدانوں میں سرمایہ کاری کے ذریعہ مضاربہ سرٹیفیکیٹ ہولڈرز کو ملک کی اقتصادی ترقی میں اپنا کردار کرنے کے مواقع فراہم کرنا ہے۔

۵۔ ملک کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو روزگار فراہم کرنے کے حکومتی مقاصد میں ہاتھ بٹانا ہے۔

۶۔ مضاربہ کمپنی کا ایک بڑا ہدف سرٹیفیکیٹ ہولڈرز کے سرمایہ اور کمپنی کی کاروباری مہارت دونوں کو اس طور پر یکجا کرنا ہے کہ کاروبار شریعت کے اصولوں کے مطابق ہو۔ (۳۷)

اسٹاک مارکیٹ کے رجسٹرڈ مضاربہ جات

اب تک ملک میں تقریباً ساٹھ (۶۰) مضاربہ وجود میں آچکے ہیں اور ان سب کو اسٹاک مارکیٹ کی رکنیت حاصل ہے۔

اکتوبر ۱۹۸۰ء سے لے کر اکتوبر ۱۹۹۰ء تک کل گیارہ مضاربہ رکن بنے جبکہ دسمبر ۱۹۹۱ء تک ۳۶ مضاربہ رکن بنے۔

اس وقت اسٹاک مارکیٹ کے رکن مضاربہ کی تعداد درج ذیل ہے:

۱۔ العطاء لیزنگ مضاربہ

۲۔ النور مضاربہ۔

۳۔ الضامن مضاربہ۔

۴۔ الائیڈ بینک مضاربہ۔

۵۔ بی ایف مضاربہ۔

۶۔ بی آر آر فرسٹ مضاربہ۔

۷۔ کنفیڈنس مضاربہ۔

۸۔ کنسلیڈیشن مضاربہ۔
۹۔ کریسنٹ مضاربہ۔
۱۰۔ کسٹوڈین مضاربہ۔
۱۱۔ دادابھائی مضاربہ۔
۱۲۔ فرسٹ ڈی.جی مضاربہ۔
۱۳۔ الائٹ کیپٹل مضاربہ۔
۱۴۔ ایکویٹی مضاربہ۔
۱۵۔ فنانشل لنک مضاربہ۔
۱۶۔ فڈلٹی لیزنگ مضاربہ۔
۱۷۔ جنرل لیزنگ مضاربہ۔
۱۸۔ گرنڈلیز مضاربہ۔
۱۹۔ گارڈین لیزنگ مضاربہ۔
۲۰۔ حبیب بنک مضاربہ۔
۲۱۔ حبیب مضاربہ۔
۲۲۔ ہجویری مضاربہ۔
۲۳۔ آئی بی ایل (ثناء) مضاربہ۔
۲۴۔ ابراہیم مضاربہ۔
۲۵۔ امروز مضاربہ۔
۲۶۔ انڈسٹریل کیپٹل مضاربہ۔
۲۷۔ انٹر فنڈ مضاربہ۔
۲۸۔ اسلامک مضاربہ۔
۲۹۔ ایل ٹی وی (LTV)
۳۰۔ مہران مضاربہ۔
۳۱۔ مضاربہ المالی۔
۳۲۔ مضاربہ التجارہ۔
۳۳۔ فرسٹ نیشنل مضاربہ۔
۳۴۔ فرسٹ پاک مضاربہ۔

۳۵۔ پیراماؤنٹ مضاربہ۔
۳۶۔ پریمیئر مضاربہ۔
۳۷۔ پروفیشنل مضاربہ۔
۳۸۔ پروائیڈنس مضاربہ۔
۳۹۔ فرسٹ پروڈنشل مضاربہ۔
۴۰۔ سیکنڈ پروڈنشل مضاربہ۔
۴۱۔ تھرڈ پروڈنشل مضاربہ۔
۴۲۔ پنجاب مضاربہ۔
۴۳۔ شان مضاربہ۔
۴۴۔ توکل مضاربہ۔
۴۵۔ فرسٹ ٹرائی سٹار مضاربہ۔
۴۶۔ سیکنڈ ٹرائی سٹار مضاربہ۔
۴۷۔ ٹرسٹ مضاربہ۔
۴۸۔ یوڈی ایل مضاربہ۔
۴۹۔ یونیکیپ مضاربہ۔
۵۰۔ یونائٹی مضاربہ۔
۵۱۔ لانگ ٹرم ونیچر کیپٹل مضاربہ۔

مضاربہ کمپنیوں کی موجودہ صورت حال۔

مضاربہ کمپنیوں کو دو پہلوؤں سے دیکھا جاسکتا ہے۔ مضاربہ سرٹیفیکیٹ کی قدر و قیمت اسٹاک ایکسچینج مارکیٹ پر منحصر ہے۔ اگر مارکیٹ صورت حال بہتر ہے تو مضاربہ کی حالت بہتر رہے گی۔ مضاربہ کمپنیوں کی ویلیو مارکیٹ کے مطابق رہتی ہے۔ آج کل مارکیٹ کی وجہ سے ۷۰ فیصد مضاربہ خسارہ میں ہیں ۔ کمپنی بذات خود اچھی ہے لیکن مارکیٹ گری ہوئی ہے۔ اسکی قیمت بھی گر جائے گی۔ تاہم مضاربہ کمپنیاں ٹیکسٹائل کے حصص کے مقابلہ میں بہتر جارہی ہیں۔

دوسرا پہلو اس کا یہ ہے کہ مضاربہ کا دارومدار اس کے (NET WORK) پر ہے۔ سالانہ رپورٹ 'حسابات کی جانچ پڑتال' ہر سال زیادہ سے زیادہ منافع کا اعلان اور مضبوط گروپ ہونا یہ سب کچھ مضاربہ کی کامیابی کیلئے کافی ہیں۔ انکی روشنی میں یہ کہنا ممکن ہے کہ مضاربہ کمپنیاں کامیاب ہیں۔

جو مضاربہ بینکوں کی بنیاد پر کام کر رہے ہیں ان مضاربہ کا بینکوں نے اجراء کیا ہے وہ کامیاب ہیں ان کو فنڈز کی پریشانی نہیں ہوتی۔ بینکوں کی طرف سے مضاربہ کو مالیاتی تعاون حاصل ہے۔ جیساکہ پنجاب مضاربہ اور فڈلٹی مضاربہ ہے۔

مندرجہ بالا مضاربہ کی تمام کاروباری سرگرمیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کمپنیاں شریعت کے مطابق اپنے فرائض انجام دے رہی ہیں اور ان کمپنیوں کے تمام طریقہ ہائے سرمایہ کاری مذہبی بورڈ' رجسٹرار مضاربہ سے منظور شدہ ہیں۔ جب مختلف مضاربہ کمپنیوں کے پراسپیکٹس اور سالانہ رپورٹوں کا جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ ان کے تمام طریقہ ہائے سرمایہ کاری شریعت اسلامی کے عین مطابق ہیں۔ سوائے شیئرز کی خرید و فروخت کئے۔ اسکے بارے میں مزید آگے چل کر گفتگو کی جائے گی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھی مضاربہ کمپنی کی سرمایہ کاری کی پالیسی مذہبی بورڈ کے تابع ہے اور کوئی کمپنی اپنی مرضی سے اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کر سکتی۔ (۳۸)

خلاصہ تحقیق۔

(۱) مضاربت دو فریق یعنی مضارب اور رب المال کے درمیان تجارتی شرکت ہوتی ہے۔ اس معاملہ میں مضارب کی محنت اور رب المال کا سرمایہ ہوتا ہے۔ حاصل شدہ منافع مقرر شدہ نسبت کے مطابق دونوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے اور نقصان صرف رب المال ہی برداشت کرتا ہے۔ اسی طرح مضاربہ کمپنیاں مضارب کی حیثیت رکھتی ہیں اور ذمہ دار نہیں ہوتی۔ ہمار معاشرہ زیادہ تر محدود (FIXED) اور ضمانت پر مبنی منافع پر کاروبار کو ترجیح دیتا ہے۔ اس حوالہ سے مضاربہ کی طرف سے عوام کی دلچسپی کم ہو رہی ہے۔

(۲) مضاربت میں رب المال کو نفع دینے یا راس المال کے سلامت رہنے کی ضمانت دینا شرعاً ناجائز ہے۔ ایسا محفوظ نفع سود کے زمرے میں آتا ہے۔ معاہدے میں کوئی ایسی شرط جو کسی ایک فریق کے لئے نفع کی ایک مقدار مخصوص کر دے معاہدے کو فاسد کر دیتی ہے۔ مضاربت میں ضروری ہے کہ رب المال خطرہ مول لینے کے لئے تیار ہو۔

(۳) مضاربہ فنڈ کے ذریعہ کمپنی شرعی طریقوں سے کاروبار کرتی ہے۔ اس فنڈ میں دس فیصد سرمایہ کمپنی کا ہوتا ہے اور باقی عوام کا۔ کمپنی کل منافع پر دس فیصد حصہ لیتی ہے۔ اور سالانہ منافع پر دس فیصد مینجمنٹ فیس لیتی ہے۔

(۴) پاک مضاربہ کاروبار کو درج ذیل وجوہات کی بناء پر غیر سودی کہا جاسکتا ہے۔

(۱) مضاربہ کمپنیاں اسلامی مالیاتی نظام : مرابحہ' اجارہ اور مشارکہ کے ذریعہ کاروبار کرتی ہیں

اور جن دستاویزات پر یہ معاہدہ مراجحہ یا اجارہ ہوتا ہے وہ مذہبی بورڈ کے تیار کردہ ہیں۔

۲۔ مضاربہ کا مرابحہ بینکوں کے مرابحہ اور مضاربہ کا اجارہ لیزنگ کمپنی سے بالکل مختلف ہے۔

۳۔ علماء اور ماہرین اقتصادیات کی متفقہ رائے ہے کہ مضاربہ کاروبار غیر سودی ہے۔

۴۔ مضاربہ میں شریعت کے خلاف جو چیز نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ چند ایک مضاربہ کمپنی بہت ہی کم پیمانہ پر بینکوں کے حصص خریدتی ہیں اور بینکوں کا سود باجماع امت ربا اور حرام ہے۔ مضاربہ کمپنیوں کو بینکوں اور انشورنس کے حصص میں انوسٹمنٹ نہیں کرنی چاہیے۔

(۵) اسلامائزیشن کے عمل میں صرف مضاربہ ہی اہم اسلامی مالیاتی ادارہ کے طور پر سامنے آتا ہے اور حقیقت میں اس نے دوہرا کام سرانجام دیا ہے (۱) صنعتی معاملات سے سود کا خاتمہ اور (۲) اسٹاک ایکسچینج کے ذریعہ ایکویٹی فنانسنگ کی بنیاد پر انتہائی ضروری وسائل کی فراہمی۔ تاہم اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مضاربہ کی کامیابی میں موجودہ مالیاتی محرکات یعنی (۱) کمپنی کے منافع کا ۹۰ فیصد حصہ مضاربہ سرٹیفیکیٹ ہولڈرز کے درمیان تقسیم کردینے کی صورت میں ٹیکس کی مکمل چھوٹ کی سہولت کا بڑا اہم کردار رہا ہے۔ موجودہ حکومت نے ٹیکس کی یہ چھوٹ واپس لے لی ہے جس کی بناء پر مضاربہ کی کارکردگی کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔

(۶) مضاربہ کاروبار کو مزید فروغ دینے کے لئے حکومت کو درج ذیل تجاویز پر غور کرنا چاہیے :

(الف) موجودہ حالات میں مضاربہ صرف فنڈز کے ساتھ کام سرانجام دے رہے ہیں جو سپانسر کرنے والوں کے اپنے سرمایہ اور عام پبلک کی طرف سے فراہم کردہ سرمایہ سے حاصل ہوتے ہیں۔

مضاربہ کے پاس اپنے موجودہ فنڈز میں اضافہ کرنے کا دوسرا واحد طریقہ "ISS-VANCE OF RIGHTS" ہے جس کا اپنا سکوپ بھی انتہائی محدود ہے۔ دوسرے اداروں کی طرح مضاربہ کو سرمایہ حاصل کرنے کے لئے میعادی سرٹیفیکیٹس کے اجراء کی اجازت دینا یقیناً ان کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ یا حکومت مضاربہ کمپنیوں کو ڈپازٹس کھولنے کی اجازت دے۔

(ب) ایک تاثر یہ پایا جاتا ہے کہ مالیاتی محرکات کی موجودگی جس کی اجازت دوسرے طریقہ ہائے کاروبار میں نہیں ہے ایک بڑی کشش کا باعث ہیں جس کی وجہ سے مضاربہ بہت تیزی سے ترقی کر رہے ہیں۔ حکومت میں نگرانی کا کردار ادا کرنے والے پیشہ وروں کی اہلیت اور مؤثر کارکردگی کی ضروریات کے مطابق ہونا چاہیے اور ان اداروں کی طرف سے طے کئے جانے والے معاملات کی نگرانی کے نقطہ نظر سے مؤثر کارکردگی کی ضروریات کو پورا کرنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ اس لئے یہ دلیل دی جاتی ہے کہ مضاربہ کی بہتر ہو جانے کی صورت میں چند مضاربہ جات کا غلط رویہ تمام مضاربہ جات کے لئے تباہ کن ثابت ہو سکتا ہے۔ مضاربہ کی تعداد میں اضافہ سے قبل انضباطی مجالس (REGULATORY

BODIES) کی اہلیت اور گنجائش میں اضافہ کیا جانا ضروری ہے تاکہ نگرانی اور راہنمائی کے عمل کو وسیع پیمانے پر سرانجام دیا جا سکے۔

(ج) سرمایہ کاری کے آغاز سے پہلے تجاویز کی چھان بین اور وظائف کی نگرانی کا عمل ایک ہی ادارے کو سرانجام دینا چاہیے۔ موجودہ حالات میں پہلا کام ".C.L.A" سرانجام دیتا ہے جبکہ سٹیٹ بینک صرف دوسرے کام میں دلچسپی لیتا ہے۔ یہ دونوں کام اگر ایک ہی ایجنسی سرانجام دے تو یقیناً یہ زیادہ مئوثر اور مناسب ہوگا۔ ۶

مضاربہ کمپنیوں کو دی گئی ٹیکس کی چھوٹ واپس دلائی جائے۔ بے شک ملک کی مالیاتی مارکیٹ میں مضاربہ کے کاروبار کا آغاز معیشت کی اسلامائزیشن اور سود سے پاک بینکاری کے مقصد کو حاصل کرنے کے راستہ میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہوا ہے۔

حوالہ جات

(۱) دیکھئے! بدائع الصنائع کتاب المضاربۃ ۶/ ۷۹ کتاب المذاہب الاربعۃ المضاربۃ : ۳/ ۳۴۔

(۲) سورۃ المزمل : ۲۰۔

(۳) سورۃ الجمعہ : ۱۰۔

(۴) سورۃ البقرۃ : ۱۹۸۔

(۵) صحیح مسلم بشرح النووی باب تحریم بیع الحاضر لباد : ۱۰/ ۱۵۶۔

(۶) تاریخ طبری : ۱/ ۶۲۔ ۶۳ (حصہ اول سیرت النبی) والسیرۃ النبویۃ : ۱۸۷/ ۱۸۸۔

(۷) الھدایۃ کتاب المضاربۃ : ۳/ ۲۱۳۔

(۸) مرجع سابق۔

(۹) اخرجہ ابن ماجہ فی کتاب التجارات باب الشرکۃ والمضاربۃ : (حدیث ۲۱۸۵۳ ۲/ ۲۹)۔

(۱۰) انظر حاشیہ نیل الاوطار : ۵/ ۲۶۴ أ

(۱۱) دیکھئے نصب الرایۃ : ۴/ ۱۱۳۔

(۱۲) اخرجه مالك في الموطا في كتاب القراض : ٦٨٧/٢-٦٨٨ عن زيد بن اسلم عن ابيه وعن مالك رواه الشافعي في سنده : ومن طريق الشافعي رواه البيهقي في المعرفة ؛ واخرجه الدار قطني في سننه عن عبدالله بن زيد بن اسلم عن ابيه عن جده (دیکھئے تنویر الحوالک موطا مالک : ۲/ ۱۷۳ نصب الرایۃ ۱۱۳/۴ التلخيص الحبير : ۲۵۴)۔

(۱۳) نصب الراية : ١١٥/٤۔

(۱۴) كنز العمال كتاب القراض والمضاربة : ١٧٥/١٥۔

(۱۵) نيل الاوطار : ٢٦٦/٥-٦٧ و نصب الراية : ١١٥/٤۔

(۱۶) السنن الكبرى كتاب القراض : ١١٢/٦۔

(۱۷) موطا مالك كتاب القراض : ٦٨٨/٢ ، والسنن الكبرى كتاب القراض : ١١١/٦ و نصب الراية : ١١٥/٤۔

(۱۸) السنن الكبرى كتاب القراض : ١١١/٦ امام شوکانی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے وقال تفردبه محمد بن عقبة عن يونس بن ارقم عن ابى الحارود وعن جابر عن

البیهقی انه سئل عن ذلک فقال لاباس ۔ نیز دیکھئے نیل الاوطار :۵/ ۲۶۶۔۲۶۷۔

(۱۹) اخرجہ ابن ماجہ فی کتاب التجارات باب الشرکۃ والمضاربۃ حدیث (۲۶۸۹)

(۲۰) اخرجہ ابو داؤد فی کتاب البیوع باب الشرکۃ : ۳/ ۶۷۷۔

(۲۱) نیل الاوطار : ۵/ ۲۶۴۔

(۲۲) اخرجہ ابو داؤد فی کتاب البیوع باب فی المضارب یخالف (حدیث : ۳۳۸۶) ۳/ ۶۷۹،
وقال فی اسنادہ : مجہول السنن الکبری القراض : ۶/ ۱۱۳۔

(۲۳) مفردات القرآن باب ؛ضرب ؛وکتاب المذاہب الاربعۃ کتاب المضاربہ : ۳/ ۳۴۔

(۲۴) مغنی المحتاج : ۲/ ۳۰۹ المبسوط : ۲۲/ ۱۸ رد المحتار علی الدر المختار ۴/ ۵۰۴ الہدایۃ کتاب
المضاربۃ : ۳/ ۲۱۳

(۲۵) سورۃ المزمل : ۲۰۔

(۲۶) نیل الاوطار : ۵/ ۲۶۴ کتاب المذاہب الاربعۃ : ۳/ ۳۴۔

(۲۷) الہدایۃ : کتاب المضاربۃ ۳/ ۲۱۳۔

(۲۸) فقہی اصطلاع میں ابضاع یا بضاعت ؛کا مفہوم کسی تاجر کو مال تجارت اس شرط پر سپرد کرنا ہے کہ وہ اس سے تجارت کرے اور طے شدہ مدت کے خاتمہ پر مال اور اس کا نفع صاحب مال کو واپس کر دے اور اس کام کا کوئی معاوضہ وصول نہ کرے۔

(۲۹) فتاوی عالمگیر کتاب المضاربۃ : ۶/ ۳۹۶۔

(۳۰) کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ کتاب المضاربۃ : ۳/ ۳۴۔

(۳۱) مرجع سابق۔

(۳۲) البدائع : ۶/ ۷۹۔ ۸۷ کتاب المذاہب الاربعۃ المضاربۃ : ۳/ ۳۵۔ ۳۶ کتاب المذاہب
الاربعۃ المضاربۃ : ۳/ ۳۵۔۳۶۔

(۳۳) مغنی المحتاج : ۲/ ۳۱۰۔

(۳۴) دیکھئے الہدیۃ کتاب المضاربۃ : ۳/ ۲۱۶۔

(۳۵) نیز دیکھئے مرجع سابق حاشیہ نمبر : ۷/ ۲۰۷ / ۲۵۹۔

(۳۶) MOD .COMPANIES AND MODARABAS(FLOATITON ANDCONTROL) ORDINANCE. 1980 Paper No. 15-18.

(۳۷) پراسپیکٹس ایکویٹی انٹرنیشنل مضاربہ ۱۹۹۳ء ص : ۷۔۸

(۳۸) مضاربہ کمپنی کی مزید سرمایہ کاری کی سرگرمیاں معلوم کرنے کے لئے دیکھئے۔

پرانسپلکس، فرسٹ کنفیڈنس مضاربہ، ص: ۱۰-۱۱

مصادر مراجع

- بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع۔ علاؤالدین الکاسانی مطبعۃ الجمالیہ، مصر طبع اول ۱۹۱۰ء۔
- بدایۃ المجتہد و نہایۃ المقتصد۔ ابن رشد محمد بن محمد مکتبہ علمیہ لاہور طبع دوم ۱۹۸۴ء۔
- تاریخ الطبری۔ ابن جریر الطبری (اردو) مترجم سید محمد ابراہیم ندوی نفیس اکیڈمی کراچی طبع اول ۱۹۶۷ء۔
- التلخیص الحبیر۔ ابن حجر العسقلانی۔ طبع مصر
- تنویر الحوالک شرح موطا مالک۔ جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی مکتبہ التجاریہ مصر ۱۹۳۰ء۔
- ربوا اور مضاربت۔ تراجم مصادر اسلامی قانون (۴)۔ ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد۔
- ردالمحتار علی الدرالمختار۔ ابن عابدین، محمد امین مطبعہ البابی الحلبی مصر۔
- سنن ماجہ ابوعبداللہ ابن ماجہ القزوینی الامام مکتبہ التربیۃ العربی لدول الخلیج الریاض ۱۹۸۸ء۔
- السنن لا داود۔ سلیمان بن الاشعث الامام ابوداود دار الحدیث بیروت طبع اول۔ ۱۹۷۱ء۔
- السلم والمضاربۃ من عوامل التیسیرفی الشریعۃ الاسلامیہ، محمد الفاتح زکریا طبع بیروت ۱۹۸۸ء۔
- شرکت و مضاربت کے شرعی اصول۔ ڈاکٹر محمد نجات اللہ صدیقی اسلامی پبلشرز لاہور۔
- عقدالمضاربۃ بحث مقارن فی الشریعۃ والقانون - جمال محمد عبدالمنعم مطبعۃ الارشاد بغداد۔ ۱۹۷۳ء۔
- عقدالمضاربۃ بین الشریعۃ والقانون ڈاکٹر شرف الدین عبدالعظیم مکتبۃ الکلیات الازھریۃ مصر ۱۹۷۲ء۔
- فتاوی عالمگیر۔ اورنگ زیب ابوالظفر محی الدین عالمگیر (مترجم) سید امیر علی۔ نوالکشور لکھنوء ۱۹۳۲ء۔
- فتح القدیر۔ علامہ ابن ہمام۔ طبع کوئٹہ۔
- الفقہ الاسلامی وادلتہ۔ ڈاکٹر وھبہ الزحیلی دارالفکر بیروت طبع سوم ۱۹۸۹ء۔
- فقہ المضاربۃ فی التطبیق العملی والتجدید الاقتصادی۔ ڈاکٹر علی حسن عبدالقادر

مطبوعات الشرکۃ الاسلامیۃ للاستثمار

- القراض (المضاربۃ) ڈاکٹر علی عبدالعال۔ دارالھدی۔
- کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ۔ عبدالرحمٰن الجزیری دارالفکر بیروت ۱۹۸۶ء۔
- کشاف القناع عن متن الاقناع ۔ منصور بن یونس البہوتی مطبعۃ الحمدیہ مکۃ المکرمہ۔
- المبسوط۔ شمس الائمہ محمد بن احمد السرخی مطبعۃ العادۃ طبع اول
- المضاربۃ۔ ابوالحسن علی بن محمد الماوردی۔ تحقیق ڈاکٹر عبدالوہاب حواس دارالوفاء۔ القاہرہ ۱۹۸۹ء۔
- المغنی۔ ابن قدامہ الحنبلی طبع مصر۔
- مغنی المحتاج شرح المنھاج۔ الخطیب الشربینی مطبعۃ البابی الحلبی بمصر۔
- مفردات القرآن۔ الراغب الاصفہانی تحقیق محمد سید جیلانی مطبعۃ البابی الحلبی بمصر ۱۹۷۱ء۔
- موطا مالک۔ امام مالک بن انس۔ تخریج محمد فواد عبدالباقی داراحیاء التراث العربی ۱۹۵۱ء۔
- نصب الرایۃ لاحادیث الھدایۃ۔ جمال الدین عبداللہ الزیلعی دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور طبع دوم۔
- نیل الاوطار محمد بن علی الشوکانی دارالجیل بیروت۔
- الھدایۃ شرح بدایۃ المبتدی برہان الدین علی المیر غینانی سعید ایچ ایم کمپنی ادب منزل کراچی۔